!! شری ستگرو رام سنگھ جی سہائے !!

اول ہندوستانی ماہ نامہ

JAN-2005 VOL I, ISSU-I.

अव्वल हिन्दुस्तानी Awwal Hindustani

عدد ۱ سال ۱ جنوری ۲۰۰۵ وکرمی سنوگھ ۲۰۶۱

یہ سچ ہے کہ کُوکاؤں کا برطانوی حکومت کے لئے وفادار ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ (ڈسٹرک گزٹیر ۱۹۰۴ء لُدھینا)

دَ نیو انسا ئکلو پیڈیا برٹینکا، حصہ ا، ۱۹۸۹

سکھ نظریات کے محرک مُصلح اور پہلا ہندوستانی جنہوں نے برطانوی اشیاء و خدمات کے عدم تعاون اور بائکاٹ کو سیاسی ہتھیار کی طرح استعمال کیا۔

شری ستگرو جگجیت سنگھ جی مہاراج

''ہم ملک ہندی کو قومی زبان کا قسمی درجہ دلائیں کیونکہ انگریزی زبان کا مرکزی کام اور حکومت میں قائم رہنا ماضی کی غلامی کی نشانی ہے۔ ھندی اس قابل ہے کہ وہ قومی زبان کے کاموں کو سنبھال سکتی ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ وہ جس احترام کی حقدار اور جس قابل ہے، اسے اُس درجہ اعزاز ملے۔''

شہید بھگت سنگھ کے مضمون 'مہان کُوکا لہر' کا خُلاصۂ مطالب

''انہوں نے (گرو رام سنگھ جی) اس وقت عدم تعاون لہر کی اِشاعت کی جسے مہاتما گاندھی جی نے ۱۹۲۰ میں کیا تھا۔ اُن کی لہر مہاتما گاندھی کے عدم تعاون سے کئی گنا بڑھ کر تھی۔ عدالت کا بائکاٹ، اپنی پنچائت کی تقرری، حکومتی تعلیم کا بائکاٹ، غیر ملکی حکومت کے بائکاٹ کے ساتھ ریل، تار، ڈاک کے بائکاٹ کا بھی پورا پرچار کیا گیا۔ اُس وقت مُلک اتنا افسردہ دل ہو گیا تھا کہ انکے بائکاٹ کی بات سوچی نہیں جا سکتی تھی۔

دی نیو انسائیکلو پیڈیا برٹینکا (۱۹۸۹ کا جلد ۹)

Editor office

1681,Main Bazar Pahargang Opp

Chitragupta Mandir, New Delhi-110055

Phone:011-23580875

(سکریٹری برائے ہندی شری ستگرو جی)

اگر اب بھی نہ جاگے تو!

گزشتہ ۲۶ دسمبر کا واقعہ جدید دنیا کی تاریخ کا سب سے حیران کن و پریشان کن المیہ ہے۔ ۱۹۹۰ء سے متواتر قدرتی آفات نے انسانی

زندگی کو گھیرنا شروع کر دیا ہے۔ اکتوبر ۱۹۹۱ کے اتر کاشی کے ذلزلہ نے ۲۰۰۰ جاں بحق ہوئے، ستمبر ۱۹۹۳ میں لاملور میں آئے ذلزلہ نے ۹،۵۰۰۰ جانیں لے لیں، اُڑیسہ کے سُپر سائکلوں میں ۱۰،۰۰۰ اموات ہوئے، جنوری ۲۰۰۱ میں گجرات میں آئے ذلزلہ نے ۱۴۱۰۰۰ انسانوں کی زندگیاں چھین لیں۔ لیکن اس سُو نامی لہر جنوبی ایشیاء کے لاکھوں لوگوں کو لقمہ اجل بنالیا۔ ہر شخص حیران ہے کہ اس حشر کی کیا تاویل کرے۔

ابھی کچھ دن قبل ایک مستہور اخبار میں ایک بہت بڑے فلسفی اور سائنس داں کی ایک بات چھپی تھی کہ ہم خُدا کو تو مان سکتے ہیں لیکن اس کو اپنی زندگی میں دخل دینے کی اجازت نہیں دینگے۔ لیکن یہ قیمت خیز طوفان دنیا کی آنکھیں کھول دینے اور ذہن کو جھنجھوڑ دینے کا ذریعہ بن گیا۔ سارے اطلاعتی نظام ٹھپ ہو کر رہ گئے۔

کائنات کے سامنے انسان کا رویہ اگر چہ اکڑفوں والا رہا ہے اور اپنے آپ کو اسنے سب سے اشرف و برتر تصور کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کائنات میں انسان سے زیادہ عاجز و درماندہ کوئی نہیں ہے۔ کائنات کی ایسی سی چیزیں ہیں جن کے سامنے انسان انتہائی لاچار اور بے بس نظر آتا ہے۔ ایک بات اور یہ بھی کہ مسلسل مدت دراز سے اس زمین پر بمباری جاری ہے۔ سمندروں میں مسلسل ایٹمی تجربات اور خوفناک ہتھیاروں کے ذریعہ زور آزمائی نے نظام فطرت کو

مجروح کر دیا ہے۔ انسان اپنی نجی خود غرضی کے لئے دنیا کے توازن کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ اپنی زندگی کا بیشتر حصہ لڑائی جگھڑا، خون خرابہ، ل دوسروں کو دِق پہنچانے میں لگا رکھا ہے۔ مگر مضر لا حاصل ہے۔ اور اِشتہا غیر محدود۔

شری ستگرو جگجیت سنھ جی کا قول ہے۔ بھجن کیا کرو۔ بھجن کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ آپس میں بیٹھ کر گفتگو کیا کرو کہ منقبت میں دل لگانا ہے کہ نہیں۔ ایک زبان دوسرے سے پوچھا کرے۔ اِسو طرح احمقانہ حرکت نہیں ہوتیں۔ جس اِرتکاز کے ساتھ تم حساب کرتے ہو اسی طرح بھجن کرنے کی بھی کوشش کرو۔ بیرونی ممالک کے سائنس دانوں نے انساں پر جدید مشین لگا کر اس بات کا پتہ لگایا ہے کہ جب انسان فضول باتیں کرتا ہے تو انکا ذہن 2% کام کرتا ہے۔ جب یہ مشین عابد پر لگائی گئی تو ذہن 95% کام کر رہا تھا۔ ستگرو جگجیت سنھ جی خود امن اور سادگی کی مورت تھے۔

یہ دنیا کی زندگی عارضی ہے۔ انسان کو اپنی زندگی کا کوئی بھی لمہ کسی لایعنی، بیہودہ، بے مقصد کاموں میں ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ یہ رسالہ جو آپ کے ہاتھ میں ہے، اس بات کی کوشش کرے گا کہ تمام جہاں میں امن قائم ہو۔ قومی یکجہتی کے ساتھ ساتھ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو بھی استقامت ملے۔ آپ سے یہ بھی توقع کی جاتی ہے کہ آپ ہمیشہ اپنی قیمتی رائے سے مستفیض کرتے رہیں گے۔

شکیلا لرحمٰن

رہت ناما شری ستگرو رام سنھ جی

ستگرو پرسادی!!

للکھتم رام سنھ، بھور سموہ خالہ جی بھینیٹی کا سموہ خالسہ جی کو شری واہیگرو جی کا خالہ واہیگرو جی کی فتحی بلائی پڑ مان کرنی جی ۱۱

ہور رہت ناماسموہ سنگت کے واستے لکھیا بھیئی تے۔ پچھلی رات اٹھکے گڈوالجائے گرمدانے بلوئے اوُنا۔ دوباری گڈوامانجنامدان بستر لاہی کے جانا۔ داتن کرنی پھیر اِسنانو کرنا بانی پڑھنی جے کنٹھ کرلینی۔ سرب مائی بی بی سَرَب بوڑھے بانے جیو جاپو دہاں دے بچارے کنٹھ کرنے رہیراس و آرتی سوہیلا اتنی تا ضروری ہی کنٹھ کرنی تے شیل سنتو کھو سبھ نے رکھنا۔ بھجو اُٹھے پہر کرنا گرو تیجے دا۔ ہور پرائی آنا نکا اس سوراس گائے۔ جے کو نیبھجن پو چھکے نہ کرونگا اسدا منہ دہیں جہانی کالا ہوا گا۔ حدر جی کسے نے مندا جہانہیں بولنا۔ خما کین بولو قبولو سہ جانا سمان۔ ہری بخت شیس بہت اپنی بھلائی چھپاؤن دی کرنی۔ بچات دوانو جاؤنا، ہردن سبدو کرتن کرنا۔ بھانڈے (برتن) لیا آنے۔ چوکے وچ چرن دھوئیکے بڑنا ۔ پہلے چوکا دینا ہوم کی جگا لکڑی ہوم وچ پلاہ دی پاؤنی، پھوک نہیں مارنی، ہوم وچ پوتھیاں اتوں بانی پڑھنی۔ چنوئی جیو جاپو چنڈی چرتر آکال استت پچھے واں آدمی اہوتیاں پادے ستواں نگروں نال ہی جل کا چھٹا دے وے تھڈا تھڈا۔
جو کوئی مندا کرم کرے جاری چوری تا کسے ہی تھاں دوانو وچ نہیں بڈن دینا۔ جے کر جورار ور ہوے تاں سبھنا نے اے ہوا وداس کرنی جی اہ آدمی اِتھے آون جوگا ای نا رہے۔ ہور جی میری مت بہت تھوڑی ہے۔ شیس آپ ہی سبھ کچھ لئے نا جی۔ حوری جی سبھ نے ہتھ جوڑنے میشر آگے ۔ جو ہے مہاراج! ساڈا دھرم بینا رہے جی جور کچھاں رکھنیاں پؤ چالا ہونا حور ری جی کسے دا مندا گرم چپاؤنا نہیں کسے نے حور جی کسنے دھی بخشنیں دا پیسہ نہیں لینا، بٹا نہین کرنا، سدا گرو گرو جپدے رہنا۔ دارو مانس نہیں کھانا پینا خوف رکھنا گرو کا ہردم۔

''رام سنگھ''

سکھ فسلفی، مُصلح اور پہلا ہندوستانی جنھوں نے برطانوی تجارتی اشیاء وخدمات کے عدم تعاون اور بائکاٹ کو سیاسی ہتھیار کی طرح استعمال کیا۔
رام سنگھ ایک چھوٹے کاشت کار مگر قابل عزت گھرانے میں پیدا ہوئے۔ لڑکپن میں رام سنگھ اخلاقی اصولوں کے پابند نامدھاری تحریک کے فاؤنڈر بالک سنگھ کا شاگرد بنے اور ان سے انہوں نے سکھ گرو، اور خالسہ (سکھ فوجی برادری) سے متعلق جانکاری حاصل کی۔ بالک سنگھ نے انہیں اپنے انتقال کے بعد نامدھاری کا قائد مقرر کیا۔ بیس سال کی عمر میں رام سنگھ سکھ مہاراج رنجیت سنگھ کی فوج میں شامل ہوگئے۔ رنجیت سنگھ جو سکوں کے بڑے مددگار تھے کے انتقفال کے تین سال بعد انکی فوج اور ریاست بکھرنے لگی۔ برطانوی طاقت اور سکھوں کی کمزوری سے دِق رام سنگھ نے تہیہ کیا کہ وہ سکھوں کو انکی خودداری واپس دِلانے میں مدد بہم پہنچائینگے۔ انہوں نے نامدھاریوں کے لئے ایک نیا دستور رائج کیا جو بعد میں کُوکا (یہ پنجابی لفظ کُوک سے نکلا ہے، جس کا معنٰی چلّانا یا چیخنا ہے) کہلایا کیونکہ وہ اضطرابی حمد گنگنانے کے بعد چیخ نکاتے تھے۔ انکا مزہبی فرقہ دوسرے سکھ فرقہ معاملات میں مزید سخت غیر اور بنیادی اصولوں کا پابند تھا۔ نامدھاری ہاتھ سے سلی پوشاک پہنتے تھے۔ اپنی پگڑی کو خاص انداز سے باندھتے تھے۔ لکڑی کی پٹی اور پشم کا مالہ لئے رہتے تھے اور مخصوص انداز میں خیر مقدم کرتے اور ساختی الفاظ استعمال کرتے تھے۔ انکا گُرودوارا (مندر) اسپارٹا کی طرز پر سادگی لئے ہوئے تھا۔ اپنے متبع کو باقار اور بلند اخلا کا سبق یہ کہ کر یاد کرایا کہ تملوغ خُدا کے ممتاز بندہ ہو اور دوسرے فرقہ کے لوگ ملیچھ ہیں۔ اُنکا نجی فوجی دستہ کا اپنا ہرکارہ تھا تا کہ وہ برطانوی پوسٹل سروس کا بائکاٹ کریں اور دُشمنوں کو کوئی خبر ہاتح نہ لگ جائے۔

۱۸۶۳ میں رام سنھ نے ایک عظیم الشان جلسں کا انعقاد کرنا چاہا تھا کہ وہ اپنے شاگردوں سے امرتسر (سکھوں کا پاک شہر) میں متعارف ہوں۔ یہاں وہ اپنے آپ کو گرو گوبند سنھ کا اوتار ہونے کا باضبطہ اعلان کرتے اور یہ اعلان کرتے کہ وہ ایک نیا گوکا خالسہ کی تشکیل کے لئے آئے ہیں ۔لیکن پولس نے انکے اِس کوشش میں مداخلت کر کے رام سنھ پر انکے آبائی گاؤں میں ہی غیر معینہ مُدت تک کے لئے پابندی آئد کر دی۔ کئی وقت گزر گیا۔ جب برطانوی حکومت کے کے زور کو توڑنے کی اپنی پیشن گوئی کو پایۂ تکمیل تک نہیں پہچا سکے تو اندرونی مشکلات شروع ہو گئی۔ جب انہیں یہ محسوس ہو گیا کہ وہ برطانوی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں تو گوکاؤں نے مُسلم فرقہ پر حملہ کرنا شُروع کر دیا۔ اس خونی واقع کے بعد سکھ کے ہتھیار بند دستہ نے مالیر کوٹلہ کے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ انگریزوں نے بڑی تعداد میں حملہ کرنے والوں کو گرفتار کیا۔ دوسرے سکھوں کے نزدیک بھی اِس حملہ کو سخت ظالمانہ سمجھا گیا کیونکہ ۱۷۰۵ میں سکھ لیڈران مغل شہنشاہ اورنگزیب کے پاس گُرو گوبند سنھ کے لڑکوں کو پھانسی کی سزا کو ختم کرنے سفارش لے کر گئے تھے، اس واقع کے بعد مالیر کوٹلہ کے مسلمان اور باشندگان کے ساتھ دوستانا تعلقات۔

شری ستگرو جگجیت سنھ جی مہاراج

بھجن کرنے سے عمر بڑھتی ہے

بھجن کیا کرو، جنہوں نے منتر نہیں لیا وہ لیں۔ جس طرح دال، روٹی ہمارے لئے اشد ضروری ہے۔ حمد گوئی بھی ہماری دال روٹی ہے۔ گھر میں جسمیں جتنے رُکن ہوں اتنے ہی گھنٹے بھجن رتو زانہ ہونی چاہئے۔ جب بچہ کی پیدائش ہو تو اسکے حصہ کا بھجن ماں اور باپ ایک گنٹہ کیا کریں۔ جب بڑا ہو تو اسے کہو بیٹا! اب تک تمھارے حصہ کا بھجن ہملوگ کرتے رہے ہیں، اب تو خود کیا کر۔ ایک گھنٹہ کے علاوہ جب بھی آپ کو فرست میں ہو، آپ کی زبان بند رہتی ہاو، بھجن کریں۔ ہر وقت زبان چلتی رہے۔

آپس میں بیٹھ کر گفتگو کیا کرو کہ منقبت میں دل لغانا ہے کہ نہیں یا کتنا حمد گوئی کرتے ہو۔ ایک زبان دوسرے سے پوچھا کے۔ اِطرح احمقانہ حرکت نہیں ہوتیں۔ جس اِرتکاز کے ساتھ حساب کتاب کرتے ہو اسی طرح بھجن کرنے کی بھی کوشش کرو۔ بیرونی ممالک کے سائینس دانوں نے انسان پر جدید مشین لگا کر اِس بات کا پتہ لگایا ہے کہ جب اِنسان فضول باتیں کتاہے تو انکاز ہن 2% کام کرتا ہے۔ جب یہ مشین عابد کو لگائی گئی تو پتہ چلا کہ انکاز ہن 95% کام کر رہا تھا۔

جتنی سانس پہلے لکھی گئی ہے، سانس اتنی ہی رہیگی۔ کام کاج اور مستی کر ننے کی رفتار دھیمی ہو جاتی ہے۔ اِسی طرح عبادت کرنے سے عمر بڑھجاتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے۔ یہ انسانی جسم ایسے ہی نہیں مِلا ہے، لکھا گیا ہے کہ،

گُروسیواتے بھگتی کمائی تب اِیہ مانس دِہی پائی۔

صفحہ ۱۱۵۹ میں دوبارہ لکھا گیا ہے کہ :.

بھئی پراپتی مانس دِہریا اِگوبند مِلن کی اِیہ تیری برپا اوری کاض تیرئے کِتئے نہ کامو مِلو سادح سنگتی بھج کیول نام ॥

اس لئے صبح اٹھ کر غسل کرو اور عبادت کرو۔ جس کی جتنی آمدنی ہے اسے اتنا ہی مزہ آتا ہے۔ لڑائی جھگڑا سے بچو۔ عبادت اور منقبت کر کے زکوٰۃ وخیرات کرو جس سے ہمارا گناہ ختم یا کم ہو جاوے۔ گوشت، شراب، انڈا جسے تم استعمال میں لاتے ہوئے سے چھوڑ دو۔ باہر کی چیزیں کھانا چھوڑو۔

گھر کی دال روٹی سب سے اچھی ہے اسے کھاؤ۔

اب امریکہ اور کناڈا کی اکثریت نبات خور بنتی جا رہی ہے۔ یوگی ہر بھجن سنھ خالصہ پہلے شعبہ کٹم میں مُلازم تھے۔ اب وہ امریکہ میں رہتے ہیں۔ انہوں نے گوروں کو سکھ بنایا ہے۔ وہ گورے اب گوشت اور شراب نہیں کھاتے پیتے ہیں۔ بھجن کرتے ہیں۔ گُرو کا منقبت کرتے ہیں۔ انکے بچے موری میں پڑتے ہیں۔ جب انکے بچے کو پتہ چلا کہ انکے ساتھ کہ دوسرے بچے نبات خور نہیں ہیں، تو انہوں نے گوشت خور بچوں کے ساتھ کھانا اور بولنا چھوڑ دیا۔ ماتا جیون کوڑ جی دُودھ میں گُڑ و چینی ڈالکر نہیں کھاتی ہیں۔ کیکر سے مسواک کرنے نہیں دیتی تھیں کیونکہ کیکر کا چھلکا گُڑ شراب بنانے کے کام آتا ہے۔

پہلا جنگجو حُریت

ابن شُکیرت جگجیت سنھ آنند (مدیر نواں زمانہ)

فرنگی کو اپنے عمل کے ذریعہ حقارت کے جزبہ سے آشنا کرانا۔ انکی ریل گاڑی پر چڑھنا، نہ محکمہ ڈاک خانہ کا استعمال کرنا، نہ خارجی کپڑہ پہننا۔ ہر شعبہ میاں میں مکمل وعدم تعاوُن کا راستہ سری ستگر و رام سنھ جی نے مہاتما گاندھی جی سے ۵۰ برس پہلے دکھایا۔ وہ حق، سادگی اور صبر کی مورت تو تھے ہی۔ آزادی کی تڑپ بھی انمیں بہت تھی۔ سری ستگر و رام سنھ جی پنجاب کے جہاد حُریت کے موڑھی تھے۔ انہیں ۱۸۵۷ کے غدر سے کچھ سال پہلے ہی وطن سے بدخل کر برما کے جیل میں ٹونس دیا گیا تھا۔ ہمارے اُرض کے وہ پہلے جنگجو حیرت تھے۔ انہیں کے مقاصد اور اصولوں کے نشر و اشاعت کے لئے پرسکون، امن عالم کے پیشوا سری ستگر و جگجیت سنھ جی کی رہنمائی میں 'اول ہندوستانی' رسالہ کے مبارک ابتدا پر دِی خیر سگالی۔

سکھ پنتھ کے گُرو ستی گُرو پرتاپ سنھ جی نامدھاری ہمارے ساتھ ہیں۔ جواہر لال نہرو۔

علاحدہ

سکھ الگ صوبہ کا مطالبہ کرتے تھے۔ شملے ستی گُرو منگل سنھ کو ساتھ لے کر حضوری دَل کے گھر ڈاک کی بالائی چھت پر پہنچ گئے۔ پاس ہی مہاتما گاندھی قیام پزیر تھے۔ سَمر ہلِ کے ڈاک بنگلے میں کانگریس حامیوں کا اجلاس چل رہا تھا۔ رتن سنھ جی ستی گُرو جی کا نمائندہ بنکر تشریف لائے تھے۔ اجلاس کے بعد جواہر لال نہرو جی رتن سنھ کے ساتھ ستی گُرو جی کے پاس گئے۔ ستی گُرو جی آگے بڑھے اور پنڈت جی نے سر تسلیم خم کیا۔ ستی گرو جی نے انہیں اپنے آغوش میں لے لیا۔ خنکی لئے ٹھنڈ میں پنڈت جی، خاں صاحب، ڈاکٹر وغیرہ ستی گُرو جی کی رہائش گاہ پر ٹُٹ گئے دیگر مبشر کچھ دور ہی رک گئے تھے۔ بھائے وزیر سنھ جی زینہ پر ہی نگرانی کے لئے بیٹھ گئے۔ سبھی افراد کرسی پر بیٹھ گئے۔ سنت رتن سنھ جی آموں، باداموں کی گِریاں، مسری، کھاجا وغیرہ کے پلیٹ میزوں پر سجا دیئے۔ اتی گرو جی بات چیت کے دوران پنڈت جی سے مخاتب ہوئے اور کہا کہ مادرِ وطن ہندوستان آزاد ہو رہا ہے۔ غیر مُلکیوں سے ہم کچھ نہیں چاہتے، آپ کے ساتھ سَودا نہیں کرتے، ہم اپنا مذہبی فریضہ سمجھ کر جانا چاہتے ہیں، ہمارا ملک ترقی کے۔ نہرو جی نے بہت ہی احترام کے ساتھ کہا یہ آپکا ہی از رہ کرم ہے۔ یہ بات سن کر ستی گُرو بہت خوش ہوئے اور ستی گُرو رام سنھ جی کی رکھی بنیاد کو تسلیم کرو نامدھاری پنتھ کے کارناموں، مہاراج گُرو دیال سنھ، نہال سنھ جی اور گوکاؤں کی نئی پُرانی قربانیوں کی پنڈت

نہرو جی کے نزدیک جو قدر و منزلت ہے اور بحیثیت مضموئی پنڈت جی نے ہندوستان کو قبول کیا ہے، یہ جانکر ستی پرتاپ سنھ جی نے کہا اگر یہ بات ہے تو بُلاؤ اپنے لکھنے والوں کو، اور میری طرف سے جو لکھنا چاہو اُپر لکھ لینا۔ میں کورا کاغذ پر دستخط کرتا ہوں کہ ہم ہمیشہ کانگریس کے ساتھ رہے ہیں ور ہیں گے۔ یہ سن کر سنت منگل سنھ نعرہ لگانا شروع کر دیئے اور خاں صاحب عبدالغفار خاں سرحدی گاندھی اور انکے ساتھ آئے لکھنے والے (مدیر لڑیپیوں) نے بھی نعرہ لگایلا۔ دیلواریں بول پڑیں کہ ستی گُرو جی نے خوش ہوکر اپنا نام پُرتاپ سنھ نامدھاری بھَئنی صاحب رکھ لیا۔ جواہر لال جی بہت کوش ہوئے۔ جا کر مہاتما گاندھی کو سنایا اور اُوپر لکھوایا کہ سکھ پنتھ کے گُرو ستی گرو پرتاپ سنھ جی نامدھاری ہمارے ساتھ ہیں ''

یہ تاریخ ۲۵ جون ۱۹۴۵ تھی'' ......ترَن سنھ واہمی، بَسں جیون فروری ۱۹۷۶

ہندوستان کے پہلے وزیر عظم سری جواہر لال نہرو کی ایک تقریر

مرکز نامدھاری سری بھَئنی صاحب کا پہلا سفر کے موقع پر (۱۹۳۹-۲-۱۷)

سری گُرو جی، بہنوں اور بھائیوں!

'بہت دن ہوئے میں نے تاریخ کی کتابوں میں نامھاری پنتھ اور انکے روح درواں رام سنھ جی کے حالات و واقعات پڑھی تھی، آپلوگوں کی وطن کی کے لئے دی گئی قربانیوں کا حاپڑھکر میرا دل بہت متاثر ہوا اور میری اِس میں دلچسپی بڑھی یہاں آنے کی خواہش میرے دل میں پہلے بھی کئی بار جگی، مگر کوئی موقع ہاتھ نہ لگا۔ اب لدھیانہ کے اس اجلاس میں شرکت کا موقع ملا تو اِس دیر بھومی کے دیدار بھی ہو گئے۔ اِس وقت بھی ایک بہت بڑی رُکاوت کھڑی ہوگئی تھی۔ آج ہی ہمیں دہلی سے ایک تار ملا جس میں دہلی پہنچنے کا پیغام لکھا تھا اور وہ بھی ائیسہ جس کو میں ٹال نہیں سکتا تھا۔ مگر مھبت بھرا عقیدہ کی وجہ کر میں نے اسے ٹال دیا۔ اگر میں اِس بسرزمیں پر نہ آ سکتا تو مجھے بہت افسوس رہتا۔ یہ آپلوگوں کا احسان ہے کہ مجھے بھی ایسا مقام کا دیدار نصیب ہوا۔

میںنے کافی دنیا دیکھی ہے۔ کئی رنگوں والے۔ کئی صنع قنع اور الگ الگ زبانیں بولنے والے لوگوں کو میں نے دیکھا ہے۔ پُرانے اور نئے زمانے کے حالات میں نے پڑھی ہیں۔ اور آج کل کے وقت اور حالات بھی دیکھے ہیں۔ مگر آج مجھے ہندوستان کی ایک نئی شکل دکائی دی ہے جس کو دیکھ کر مجھے اُمداد اور خوشی ہوئی ہے۔ اپنے ملک میں پیشاور سے لے کر لنکا تک گھوما ہوں۔ ہمارے مُلک میں بھی لوگ مختلف قسم کی پوشاک پہنتے ہیں اور مختلف زبانیں بولتے ہیں مگر انکی یکجہتی ہر جگہ نمایا نظر آ آئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ سب ہندوستان کو اپنا مادرِ وطن سمجھتے ہیں۔ کئی لوگوں نے بہت کوشش کی ہے کہ ہندوستان کی یکجہتی کو نست و نابود کر دیا جائے، مگر انکی ساری کوشش رائگاں گئیں۔ وہ لوگ ہمارے ملک کی یکجہتی کو مٹا نہ سکے۔ اگر ہم اس یکجہتی کو بچائے رہا، اسکے راستے میں اپنی نجی خودغرض کو نہ آنے دیا تو ہمارا ملک اپنی پہلی شان کو پھر سے حاصل کر لیگا۔ ہندوستانیوں کے ہندوستان کو اپنا مادرِ وطن سمجھنے والی یکجہتی کو دیکھ کر یہ معلوام ہوتا ہے کہ ہنوستان ہزاروں سال سے یکجہتی کی لڑی میں بندھا رہا ہے۔ ہمیں چاہئے کی جس طرح ہم الگ الگ اپنی تہزیب کی ہناظت کرتے ہیں، اسی طرح ہم اجتماعی تہزیب کا بھی تحفظ کریں۔ یہ جانکر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ عدم تعاوُن

اور امن کے جس ہتھیار سے ہندوستان اس وقت آزادی کی لڑائی لڑ رہا ہے اسکا استعمال سب سے پہلے آپلوگوں نے ہی شروع کیا۔ اِس جگہ جو منظر میرے دیکھنے میں آیا ہے میں اسے ابھی نہیں بھولونگا۔

آخر میں میں گُرو جی اور نامدھاری بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنھوں نے مجھے اتنی عزت بخشی اور اپنی خوبصورت سر زمیں کا دیدار کرایا۔

صدر سری ڈاکٹر راجیند ر پرساد جی کا ایک مضمون ۱۹۳۵

سری گُرو رام سنھ جی آزادی کو بھی مذہب کا جُذ و لازم سمجھتے تھے۔ نامدھاریوں کی تنظیم بہت ہی طاقت ور ہو گئیں تھیں۔ ھمارے مُلک میں مہاتما گاندھی جی نے جس 'عدم تعاون' کو اتنی زور و شور سے چلایا، اُسے گُرو رام سنھ جی تقریباً پچاس برس پہلے ہی نامدھاریوں میں معروف کر دیا تھا۔ انکی نظریات پانچ نکات پر مؤقوف ہے:

(۱) سرکاری نوکری کا بائکاٹ

(۲) سرکاری اسکولو کا بائکاٹ

(۳) سرکاری عدالت کا بائکاٹ

(۴) غیر ملکی کپڑے کا بائکاٹ

(۵) ایسے قانون کو ماننے سے انکار، جو اپنی ضمیر کے خلاف ہے۔

RNI Endorsement No:-1772/13/08/2004

D.C.P. Lic. Delhi No.F To A66Press 2004

Printer Publisher Printer Editor :- Swatantra Pal Singh, Place Of Publication 1681-A Pahar Ganj Main Bazar New Delhi And Printed by Her At kasilprinters CB-36 Ring Road Narayan New Delhi 1100028